



تعارف و تبصرہ کتب

کتاب: تذکرہ سوانح خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ تالیف: مولانا عبد القیوم حقانی

صفحات: ۲۵۶ ہدیہ: ۳۰۰ روپے ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد دوشہرہ
حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ اپنے دور کے مسلم شیخ طریقت، مذہبی پیشوا اور علماء دیوبند سے نسبت رکھنے والی تمام دینی جماعتوں اور اداروں کے پیغمبران اور سرپرست تھے۔ آپ اسلاف اور قرون اولیٰ کے بزرگوں کی جیتی جاگتی تصویر تھے، محمد ربی ﷺ کی محبت اور عشق ان کی حیات مستعار کا عزیز ترین سرمایہ تھا، عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے وہ زندگی بھر کوشاں رہے، اس مشن سے وابستگی نے ان کے ارادوں کو توانائی اور حوصلوں کو برتائی عطا کی۔ دشمنان رسول کے خلاف انہوں نے ایک طویل جنگ لڑی اس راہ میں کئی مشکل مرحلے بھی آئے مگر ایک لمحے کے لئے بھی ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ محمد عربیؐ کے فیض محبت نے ان کے دل میں خوف خدا کو اس درجہ راسخ کر دیا تھا کہ وہ حکمرانوں اور سیاستدانوں کو پرکاش سے زیادہ اہمیت نہ دیتے تھے۔ آج وہ ہم میں موجود نہیں لیکن ان کا ذکر خیر ان کے سوانح کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ مولانا عبد القیوم حقانی نے حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کی سوانح کو اپنے سیال اور ادب کی چاشنی سے معمور قلم سے امت کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین اور جامعہ حقانیہ کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا سید الحق اکثرنجی محفلوں میں اپنے قابل فخر شاگرد مولانا عبد القیوم حقانی کے بارے میں فرماتے ہیں ”واللہ التصفیف“ یعنی اللہ نے مولانا حقانی کے لئے تصنیف و تالیف کے کاموں کو مسخر اور آسان کر دیا ہے۔ مولانا حقانی نے اکابر کی سوانحات لکھنے کا جو زریں سلسلہ شروع کیا ہے وہ قابل داد اور لائق تحسین ہے۔ ان کی اس کاوش سے مسلمانوں کے عام طبقات اور نوجوان نسل کو بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔ پیش نظر کتاب تذکرہ سوانح خواجہ خان محمدؒ گیارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب پڑھنے کے قابل ہے اور عمل کے لئے سیرمی کی مانند ہے۔ امید ہے قارئین اس کاوش کی قدر کریں گے اور کتاب خرید کر خود بھی مطالعہ کریں گے۔ اور احباب کو بھی تحفہ میں بھیجیں گے۔

کتاب: ہماری تعلیمی زیوں حالی تصنیف: مولانا سعید الحق جدون

صفحات: ۱۶۰ قیمت: ۶۰ روپے ناشر: جدون پبلی کیشنز، صوابی

ایک اچھا نصاب تعلیم وہ ہے جس میں حقیقی اسلامی علوم اور عصری ضروریات کا لحاظ رکھا گیا ہو جو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ اور زمانے کے حالات سے ہم آواز ہو اور جسے قلمس و ذی استعداد اساتذہ پڑھانے والے ہوں اسی نظام و

نصاب سے اچھے اور معیاری افراد تیار ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے اس حوالے سے دینی مدارس اور عصری تعلیمی اداروں یعنی سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نصاب ہائے تعلیم کا ہمیشہ اصلاحی و تنقیدی جائزہ لیتے رہنا ضروری ہے۔

زیر تبصرہ کتاب ”ہماری تعلیمی زیوں حالی..... اسباب اور تذاکر“ اس سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے جس کی تالیف دارالعلوم حقانیہ کے ہونہار اور مایہ ناز فاضل مولانا سعید الحق جدون نے کی۔ مولانا موصوف کے قلم سے کئی کتابیں منصہ شہود پر آئی ہیں ان کا ایک اہم اور زرین کارنامہ دارالعلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب سے دوران درس سنے ہوئے زرین ملفوظات اور امالی جمع کرنا ہے۔ اس کتاب پر کافی حد تک کام ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ عترتِ مبارک پر آئے گی۔ زیر تبصرہ کتاب میں مولف نے دینی و عصری نظام و نصاب کا تنقیدی و اصلاحی جائزہ پیش کیا ہے۔ ماشاء اللہ مولف نے نہایت عرق ریزی سے کام لیا ہے۔ کتاب میں انہوں نے جو عناوین اور موضوعات منتخب کئے ہیں۔ وہ انتہائی جاذب اور دلکش ہیں۔ کتاب کی ثقاہت کے لئے دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا اسم گرامی کافی ہے۔ جنہوں نے پیش لفظ کے زیر عنوان اپنے زرین خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ”ہمارے ملک میں عرصہ دراز سے دو نظام ہائے تعلیم چل رہے ہیں اور اسی طرح دو ہی نصاب تعلیم ایک عصری علوم و فنون کا نظام ہے اور دوسرا دینی مدارس میں پڑھایا جانے والا نظام تعلیم۔ ظاہر ہے کہ دونوں کے نصاب میں فرق ہے۔ جو حضرات عصری علوم سے آگاہ ہیں وہ عصری علوم کے نظام اور نصاب سے مطمئن نہیں اور علماء دینی مدارس کے ماہر ہیں۔ وہ دینی مدارس کے نظام و نصاب تعلیم سے شکوہ کناں ہیں۔ ان تمام ناقدین کا نکتہ نظر یہ ہے کہ بلکہ ان کے درمیان قدر مشترک یہ ہے کہ یہ دونوں نظام ہائے تعلیم عصری تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں اور نہ زمانے کے حالات سے ہم آواز اور موافق ہیں۔ اس لئے اس پر بحث و تحقیق کا سلسلہ جاری ہے کچھ حضرات اس کے حق دلائل دیتے ہیں اور بعض حضرات اس کے مخالف اپنا نکتہ لقم بیان کر رہے ہیں۔ یہ بات بہت خوش آئند ہے کہ ہمارے جامعہ حقانیہ کے فاضل محترم مولانا حافظ سعید الحق جدون نے دونوں نظام ہائے تعلیم اور ان میں پڑھائے جانے والا نصاب کا ایک حقیقت پسندانہ اور محققانہ جائزہ پیش کیا اور ان دونوں نظاموں اور نصابوں میں جو قسم اور کمی ہے اس کی نشاندہی کی اور جہاں جہاں بھی افراط و تفریط ہے اس کو بھی واضح کیا۔ امید ہے کہ اس موضوع پر کام کرنے والوں اور نصاب تعلیم سے وابستہ ذمہ داروں کے لئے اس مقام میں بہت کچھ مواد موجود ہے۔ کتاب دو ابواب پر مشتمل ہے باب اول میں سکولوں اور کالجوں کے نظام و نصاب کے بحران کے اسباب بیان کئے ہیں اس باب میں تعلیمی پالیسی کی تیاری سے لے کر امتحانات کے نتائج تک ہر شعبے اور ہر پہلو پر ماہرانہ اور دانشمندانہ انداز سے بحث کی ہے۔ بحث کا انداز انتہائی حد تک متوازن ہے۔ دوسرے باب میں درسی نظامی کا تاریخی پس منظر بیان کرنے کے بعد درس نظامی پر اعتراضات کے مسکت جوابات دیئے گئے ہیں اور ساتھ ہی مدارس کے نصاب کی اصلاح کے لئے مختلف تجاویز پیش کی گئیں۔

اس سے دینی عصری علوم کے حامل افراد استفادہ کر سکتے ہیں یہ کتاب اس قابل ہے کہ اس کو ہر دینی عصری

لابریری کی زینت بنایا جائے یہ کتاب دارالعلوم حقانیہ کے مکتبہ الحوان شریعت میں دستیاب ہے۔